بسم اللہ الرحمن الرحیم

الْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِيْنَ، وَالصَّلاَةُ وَالسَّلاَمُ عَلَى خَاتَمِ الأَنْبِيَاءِ وَالْمُرْسَلِيْنَ نَبِيِّنَا مُحَمَّدٍ وَعَلَى آلِهِ وَصَحْبِهِ أَجْمَعِين، أَمَّا بَعْدُ:

12: أہل سنت والجماعت کے شرعی نام–حصہ سوم

كن سلفياً على الجادة لفضيلة الشیخ عبدالسلام السحیمی حفظہ اللہ کے اس پیارے رسالے کی شرح کا درس جاری ہے اور ہم بات کر رہے تھے اہل سنت والجماعت کے شرعی ناموں کے تعلق سے کہ وہ کون سے نام ہیں جو اہل سنت والجماعت کے لیے رکھے گئے ہیں اور یہ نام محض کسی شخص کی اپنی مرضی سے یا اپنی رائے سے وجود میں نہیں آئے انہیں شرعی نام اس لیے کہا جاتا ہے کہ شریعت میں ان ناموں کی دلیل موجود ہے۔

اور پچھلے درس میں ہم نے پیارے سے مقدمے کے بعد جو شیخ صاحب نے بیان کیا پہلے نام کے تعلق سے بات کی کیا نام تھا؟ أہل السنة والجماعة۔ أہل السنة کیوں کہتے ہیں اور الجماعة کیوں کہتے ہیں اور یہی دو چیزیں جو ہیں اہل سنت والجماعت کے نام کی بنیاد ہیں أہل السنة بھی ہے اور الجماعة بھی ہے اور یہی دو عظیم پہلو ہیں جن کی وجہ سے یہ نام رکھا گیا ہے۔

أہل السنة کیوں کہتے ہیں؟ کیونکہ مضبوطی سے تھاما ہوا ہے سنت کو صرف دعویدار نہیں ہیں کہ ہم سنت پر قائم ہیں یا ہم سنّی ہیں یا ہم اہل سنت میں سے ہیں۔ زبان کا قول نہیں ہے نام کے سنّی نہیں ہیں، کام کے ہیں۔ اور شریعت ہم سے کیا مطالبہ کرتی ہے صرف نام کے مسلمان بنیں یا کام کے مسلمان بنیں؟ اصل مسلمان کام کا مسلمان ہوتا ہے نام کے تو بے شمار ہیں۔ تو اس لیے اہل سنت اس لیے کہا گیا ہے کیونکہ وہ سنت کو مضبوطی سے تھامنے والے ہیں قولاً و فعلاً۔ اور جماعة کیوں کہا جاتا ہے؟ کیونکہ وہ حق پر جمع ہوئے ہیں۔

اور یہ دونوں چیزیں جب تک موجود ہیں تو پھر یہ نام بھی موجود ہے ایک چیز میں خلل پڑ گیا تو یہ نام بھی گیا، أہل السنۃ والجماعۃ یا اہل سنت والجماعت جیسا کہ یہ الفاظ ہیں خوبصورت اور پیارے الفاظ ہیں جب سنت میں خلل پیدا ہو جاتا ہے سنت سے دوری اختیار کی جاتی ہے تو پھر یہ نام باقی نہیں رہتا۔جب جماعت میں جو حق پر جمع ہوئے ہیں اس میں خلل پڑ جاتا ہے تو پھر باقی جماعت بھی نہیں رہتی، اور یہ سب سے پہلا نام جو مسلمانوں کے لیے مقرر کیا گیا بہترین زمانوں میں أہل السنۃ والجماعۃ۔

آیئے دیکھتے ہیں دوسرا نام ''ثانیا ،أهل الحديث'' (دوسرا نام ہے اہل الحدیث)۔اس نام سے پہلے أہل السنۃ والجماعۃ کسی کو کوئی ثبوت کوئی دلیل یاد ہے؟

میں نے کہا کہ بہترین زمانوں میں یہ نام رکھا گیا دلیل کیا ہے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے یہاں پر بیان نہیں کی آگے تفصیل آئے گی لیکن یہ نام سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما سورۃ آل عمران آیت کون سی ہے؟ ﴿يَّوۡمَ تَبۡيَضُّ وُجُوۡهٌ وَّتَسۡوَدُّ وُجُوۡهٌ﴾ (آل عمران: 106)(جس دن بعض چہرے سفید چمک دار ہوں گے اور بعض چہرے کالے سیاہ ہوں گے)۔جی کیا فرمایا اس آیت کی تفسیر میں؟''أہل سنت والجماعت کے چہرے سفید اور چمک دار ہوں گے اور أہل بدعۃ اور فُرقۃ کے چہرے کالے اور سیاہ ہوں گے''۔

تو بہترین زمانوں میں حبر ھذہ الأمۃ سیدنا عبداللہ بن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما کی یہ گواہی ہی کافی ہے، یہ نہیں کہا کہ ''يوم تبيض وجوه المسلمين وتسود وجوه الكفرة'' بلکہ انہوں نے واضح فرمایا ہے أہل سنت والجماعت اور أہل البدعۃ میں۔ أہل البدعۃ میں سارے أہل البدعۃ آتے ہیں کلمہ پڑھنے والے بھی اس میں شامل ہیں بدعۃ مکفرۃ و غیر مکفرۃ سب اس میں شامل ہیں۔اہل سنت والجماعت میں کون سے ہیں؟ وہ مسلمان جو سنت پر قائم ہیں جو حق پر جمع ہوئے ہیں وہی مراد ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں دوسری کوئی دلیل آتی ہے بہترین زمانے میں کوئی اور ثبوت ملتا ہے اس نام کا میں ہنٹ (hint) دیتا ہوں صحیح مسلم کے مقدمے میں امام ابن سیرین رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں؟ کہ ہم پہلے حدیث لے لیا کرتے تھے راویوں سے جب اہل بدعت نے بھی حدیث روایت کرنی شروع کر دیا تب ہم

نے اس وقت سے احتیاط برتنا شروع کی اور صرف اہل سنت کی احادیث لینا ہم نے شروع کیں۔(تو أہل السنۃ والجماعۃ أہل سنت کا نام بہترین زمانے سے ہے)۔

امام ابن سیرین رحمۃاللہ علیہ کی وفات کب ہوئی؟ سن 110 ہجری میں۔ تو بہترین زمانے میں من أسیاد التابعین جب کہتے ہیں نا ابن سیرین کون ہیں؟ صرف تابعی نہیں ہیں ''من أسیاد التابعین''تابعین برابر نہیں ہوتے (أسیاد التابعین یعنی تابعین کے بھی سرداروں میں سے) یہ کبار التابعین میں سے ہیں۔

آیئے دیکھے ہیں دوسرا نام ''ثانیا ،أهل الحديث''(اہل حدیث)، شیخ صاحب (حفظ اللہ) فرماتے ہیں'' من الأسماء التي يسمى بها أهل السنة والجماعة''(اُن ناموں میں سے ایک نام یہ بھی ہے جو اہل سنت والجماعت کے لیے رکھا گیا)''أهل الحديث''(اہل حدیث)''وهذا يرد كثير في كلام كثير من الأئمة''(اور یہ نام جو ہے أہل الحدیث بعض اماموں کے کلام میں بہت کثرت سے بیان کیا جاتا ہے)''كشيخ الإسلام ابن تيمية''(جیسا کہ امام شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃاللہ علیہ) ''وغيره من أهل العلم قبله وبعده''(اور ان کے علاوہ اہل علم میں سے اُن سے پہلے اور اُن کے بعد میں)۔

امام ابن تیمیہ رحمۃاللہ علیہ کثرت سے آپ اُن کی کتابوں میں دیکھتے ہیں أہل الحدیث، أہل الحدیث، یہ ذکر زیادہ کرتے رہتے ہیں، اور یہ نام اُن کا ایجاد کردہ نہیں ہے اس لیے شیخ صاحب (حفظ اللہ) نے فرمایا''ومِن أهل العلم مِن قبله''تاکہ کہیں لوگ یہ نہ سمجھیں کہ اس شخص نے ہی ایجاد کیا ہے من قبلہ۔ ''ومن بعده''اور اس سے کیا فائدہ ہوتا ہے؟ کہ یہ صرف اس زمانے تک محدود نہ رہا (ابن تیمیہ رحمۃاللہ علیہ کے زمانے تک) بعد میں بھی اہل سنت والجماعت کے علماء نے اسے بیان کیا اور کرتے رہے۔

''يذكرون أهل الحديث''(اہل حدیث کا ذکر کرتے رہے)''وأهل السنة''(اور اہل سنت کا ذکر بھی کرتے رہے)''مبينين اعتقادهم''(ان کے عقیدے کو بیان کرتے ہوئے)''ولا يفرقون بين المصطلحين''(اور ان دوناموں میں آپس میں تفریق نہیں کیا کرتے تھے (کون سے نام؟ أہل السنۃ والجماعۃ و أہل الحدیث یا أہل السنۃ و أہل الحدیث))۔

ان ناموں میں کوئی فرق بیان نہیں کیا کرتے تھے بعض اوقات اہل سنت کہتے بعض اوقات اہل سنت والجماعت کہتے اور بعض اوقات اہل حدیث کہتے۔اِن سب سے کیا مراد ہے؟ایک ہی لوگ ہیں نام تبدیل ہوئے ہیں،وجوہات پہلے بیان کر چکے ہیں کیوں نام تبدیل ہوئے ہیں لیکن یہ جماعت یہ گروہ ایک ہی ہے۔

"فهذا الإمام الصابوني"(یہ امام صابونی ہیں)"يقول في عقيدته"(اپنے عقیدے میں)۔

یہ کون سے امام ہیں اور کون سا عقیدہ ہے کون بتائے گا مجھے؟ابھی ہم نے پڑھا نہیں ہے میں نے اس کا ذکر بار کئی دروس میں کیا ہے اور عنقریب ان شاءاللہ آئمہ سلف کے عقیدے کے دروس میں ان کا نام بھی لسٹ میں شامل ہے جب ان کی باری آئے گی بڑے خوبصورت انداز میں انہوں نے اپنا عقیدہ بیان کیا ہے اس کی بھی شرح کریں گے ان شاء اللہ تعالیٰ۔

نام کیا ہے اور سن وفات کیا ہے کب کے امام ہیں یہ؟"عقيدة السلف واصحاب الحديث"نام دیکھا ہے! عقیدۃ السلف واصحاب الحدیث یہ کتاب کا نام ہے اُن کے عقیدے کا نام ہے جو انہوں نے لکھا ہے۔"عقيدة السلف"(سلف کا عقیدہ)"واصحاب الحديث"(اور اصحاب حدیث کا عقیدہ)۔

الامام ابو عثمان الصابونی (رحمۃاللہ علیہ) وفات سن 449 ہجری میں ہوئی اپنے عقیدے میں لکھتے ہیں،آیئے دیکھیں کیا لکھتے ہیں یہ پانچویں صدی کے عالم ہیں۔اور امام ابن تیمیہ رحمۃاللہ علیہ سے پہلے ہیں یا بعد میں ہیں؟امام ابن تیمیہ کی کون سی صدی ہے ساتویں یا آٹھویں؟آٹھویں صدی ہے 728 ہجری ہے نا۔

علم اُس کا نام نہیں ہے جو آپ کو یاد نہیں رہتا علم وہ ہے جو آپ کو یاد رہتا ہے اور آپ اس کی حفاظت کرتے ہیں پھر علم آپ کی حفاظت کرتا ہے،ایسا ہوتا ہے نا آپ علم کو محفوظ کرتے ہیں پھر علم آپ کی حفاظت کرتا ہے کیونکہ علم نور ہے آپ کی دنیا بھی روشن کر دیتا ہے آپ کی آخرت بھی روشن کر دیتا ہے۔

آیئے دیکھتے ہیں کہ الامام ابو عثمان الصابونی رحمہ اللہ اپنے اس پیارے عقیدے میں کیا فرماتے ہیں،فرماتے ہیں:"إن أصحاب الحديث"(بے شک اصحاب حدیث)"المتمسكين بالكتاب والسنة"(جو متمسکین ہیں

مضبوطی سے تھامے ہوئے کتاب اور سنت کو) "حفظ الله أحياءهم" (اللہ تعالیٰ ان کے زندوں کی حفاظت فرمائے (آمین یا ربّ العالمین)) "ورحم الله أمواتهم" (اور ان میں جو وفات پا چکے ہیں اللہ تعالیٰ ان پر رحم فرمائے (آمین یا ربّ العالمین)) "يشهدون لله تعالىٰ" (وہ گواہی دیتے ہیں اللہ تعالیٰ کے لیے)۔ کس چیز کی؟ "بالوحدانية" (وحدانیت کی گواہی دیتے ہیں توحید کی گواہی دیتے ہیں) "وللرسول صلى الله عليه وسلم بالرسالة والنبوة" (اور اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے گواہی دیتے ہیں یہ رسالت کی اور نبوت کی)۔

یہ کیا ہے؟ کلمہ شہادت سے ابتداء ہوئی اس خوبصورت رسالے کی۔ عقیدے کی ابتداء کہاں سے ہوئی؟ کلمہ شہادت سے۔

"إلى أن يقول" (شیخ صاحب (حفظہ اللہ) فرماتے ہیں کہ آگے وہ فرماتے ہیں) "وقد أعاذ الله أهل السنة من التحريف والتكييف والتشبيه" (اور اللہ تعالیٰ نے محفوظ فرمایا ہے ("أعاذ" محفوظ فرمایا ہے، "من العوذ" "عوذ سے استعاذہ) اور پناہ دی ہے ان کی حفاظت کی ہے) "وقد أعاذ الله أهل السنة" (اہل سنت کو اللہ تعالیٰ نے پناہ دی ہے محفوظ کیا ہے اور اپنے حفظ میں کیا ہے)۔ کس چیز سے؟ "من التحريف" (تحریف سے)۔

کس چیز کی تحریف؟ اسماء وصفات کی خصوصی طور پر اور عمومی طور پر پوری شریعت کی (کتاب اور سنت کی) لیکن یہاں پر آگے وہ اسماء وصفات کے سیاق وسباق میں یہ چیز فرمارہے ہیں۔ کیونکہ تحریف کے ساتھ جب تکییف آتی ہے تو پھر اس کا مطلب کیا رہتا ہے؟ اسماء وصفات۔ "إلى أن يقول، وقد أعاذ الله أهل السنة من التحريف والتكييف والتشبيه"۔ کس چیز سے اللہ تعالیٰ نے محفوظ کیا ہے؟ تحریف سے، تحریف نہیں کرتے اللہ تعالیٰ کے اسماء وصفات میں تحریف سے کام نہیں لیتے۔

تحریف سے کیا مراد ہے؟ کہ صحیح معنی کو بدل دینا کسی اور معنی میں لے جانا، دور کا معنی، تحریف ہے۔ یہ کس کا طریقہ تھا؟ "علوم السابقۃ" یہودیوں کا طریقہ تھا۔ اللہ تعالیٰ نے کیا فرمایا ہے ﴿يُحَرِّفُوْنَ الْكَلِمَ عَنْ مَّوَاضِعِهٖ﴾ (المائدۃ:13) تحریف سے کام وہ کرتے تھے۔

کوئی مثال جانتا ہے؟ ایک واضح لفظ کی تحریف ہے رجم کی آیت کو چھپایا ہے انہوں نے لیکن تحریف واضح ہے لفظ میں اللہ تعالیٰ نے خود بیان فرمایا ہے۔ ایک ہے ﴿رَاعِنَا﴾ (البقرۃ:104) کو رَعِینَا کر کے کہتے تھے۔ دوسرا اس سے زیادہ واضح ہے تبدیلی کی واضح حطۃ اور حنطۃ۔ اللہ تعالیٰ نے ان کو حکم دیا کہ بیت القدس میں داخل ہو سر جھکا کر خشوع و خضوع کی حالت میں، اللہ تعالیٰ نے تمہیں فتح دی ہے تو سر جھکا کر داخل ہو اور کہو ﴿حِطَّةٌ﴾ (البقرۃ:58) (یعنی اللہ تعالیٰ ہمارے گناہوں کو معاف فرما)۔ انہوں نے کیا کہا؟ اپنی پشت کے بل بیٹھ گئے اور یوں آگے گھسٹتے رہے اور یہ کہا "حِنطَة فِي شَعِيرَة"۔

حطۃ اور حنطۃ میں کیا فرق ہے؟ حرف النون زیادہ کر دیا۔ حنطۃ سے کیا مراد ہے؟ گندم۔ حطۃ سے کیا مراد ہے؟ گناہوں کی معافی۔ یعنی عجب بات ہے کہ ایسی قوم بھی گزری ہے جو کسی زمانے میں اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ان کے تعلق سے ﴿وَاَنِّىْ فَضَّلْتُكُمْ عَلَى الْعٰلَمِيْنَ﴾ (البقرۃ:47) فوقیت دی اللہ تعالیٰ نے فوقیت بخشی عالمین پر! اس زمانے کے لوگوں پر فوقیت اور فضیلت بخشی، اپنے زمانے کے لوگوں میں سے بہترین لوگ تھے لیکن ان کا کردار دیکھا ہے! تو تحریف کی۔

اہل بدعت میں سے بھی کسی گروہ نے بھی کوئی تحریف کی ہے کوئی جانتا ہے کون سی اور کہاں پر تحریف کی بالکل عین ایسے؟ معتزلہ نے۔ کہاں پر؟ ﴿اَلرَّحْمٰنُ عَلَى الْعَرْشِ اسْتَوٰى﴾ (طہ:5) کہاں پر؟ استوٰی کو کیا کہا؟ "استولیٰ" (قابض ہوا)۔ زیادتی کہاں پر ہوئی استویٰ اور استولیٰ؟ لام کی۔ انہوں نے نون کو زیادہ

کیا(یہودیوں نے)معتزلہ نے کس چیز کو زیادہ کیا؟لام کو زیادہ کیا۔وہ تو جُرم دار ٹھہرے ان کو سزا ملی یہ کیسے حق پر باقی رہ سکتے ہیں؟!

سوال:روافض نے نہیں کیا؟

جواب:استویٰ، استولیٰ انہوں نے کیا ہے (معتزلہ نے) روافض نے تو پورے قرآن مجید کو نفی کر دیا نا! مصحف حفصہ اور مصحف فاطمہ دو قرآن ہیں وہ کہتے ہیں وہ تو الگ بات ہے اور انہوں نے دوسری تحریفیں بھی کی ہیں لیکن یہ جو ایک حرف کی تحریف کی مثال میں پوچھ رہا ہوں کہ ایک حرف کی تحریف یہودیوں نے کی اور معتزلہ نے بھی کی ہے۔الغرض، تحریف سے اللہ تعالیٰ نے اہل سنت کو محفوظ کیا ہے۔

"والتكييف"کیا ہے تکییف؟ کیفیت بیان کرنے سے۔ تحریف اور تکییف میں کیا فرق ہے؟ تحریف لفظ کی ہوتی ہے معنی کی بھی ہوتی ہے۔ کیفیت کا کیا مطلب ہے؟ تحریف تو تبدیل کر دیا آپ نے لفظ، معنی کو تکییف میں لفظ یا معنی تبدیل نہیں ہوتا اس کی کیفیت کا سوال ہوتا ہے تو کیسے۔ مثال کے طور پر ید، ہاتھ معنی کیا ہے؟ ہاتھ ہے۔ تحریف کیسے ہوتی ہے ید کی؟ کہ نعمت ہے قدرت ہے مراد، اللہ تعالیٰ کے دو ہاتھ ہیں یعنی دو نعمتیں ہیں دو قدرتیں ہیں۔ اگرچہ دو نعمتیں ہو نہیں سکتیں (سبحان اللہ)۔ تو یہ تحریف ہے تاویل کے نام پر۔ تکییف سے کیا مراد ہے؟ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے یہ تو مان لیا چلو لیکن کیسا ہے، جب تک نہیں جانیں گے نہیں مانیں گے تو جاننا ضروری ہے کیسا ہے۔

اللہ تعالیٰ نے ہمیں یہ تو فرمایا ہے سورۃ ص آیت 75 میں کہ اے ابلیس تو نے آدم (علیہ الصلاۃ والسلام) کو کیوں نہیں سجدہ کیا جس کو میں نے اپنے دونوں ہاتھوں سے پیدا کیا، یہ تو فرمایا ہے کہ میرے دو ہاتھ ہیں کیا یہ بھی اللہ تعالیٰ نے کہیں پر فرمایا ہے کہ میرے دو ہاتھ ہیں تو کیسے ہاتھ ہیں؟"الإيمان بالغيب"اللہ تعالیٰ کی اسماء وصفات ایمان بالغیب ہیں اور ہم نصوص کے ساتھ چلتے ہیں۔

امام اوزاعی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ ہم قرآن اور سنت کے ساتھ چلتے رہتے ہیں جہاں ہمیں پھیر کر لے جاتے ہیں ہم پھر جاتے ہیں،"فدوروا مع الكتاب وسنة وحيث دار"(جہاں لے جائے ہمیں قرآن اور سنت

ہم ساتھ ہیں)۔ لیکن اپنی مرضی سے اپنی عقل کی بنیاد پر اپنی رائے کی بنیاد پر شریعت میں کوئی چیز بھی نہیں کہہ سکتے ہماری جرأت نہیں ہے۔

اور عجب ہے ان لوگوں پر جو اتنی بڑی جرأت کر کے آتے ہیں اور یہ جرأت صرف شریعت کے کسی فروعی مسئلے میں نہیں ہے عقیدے کے کسی اصولی مسئلے میں سے کون سا مسئلہ ہے؟! اس کا تعلق اللہ تعالیٰ کی ذات سے توحید سے توحید اسماء وصفات سے ہے۔

بعض لوگوں کو جب بات کہتے ہیں سمجھاتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہر چیز پر قادر نہیں ہے مت کہو ایسے تو سمجھتے ہیں کہ کون سی بڑی بات ہو گئی ہے!

تو پھر بڑی بات تمہارے نزدیک ہے کیا ہے اگر اللہ تعالیٰ کی ذات نہیں ہے تو پھر کیا باقی رہتا ہے مجھے بتائیں؟! اس پوری کائنات میں سب سے بڑی ذات سب سے بڑا مسئلہ کیا ہے کسی مسلمان کی زندگی میں اگر اللہ تعالیٰ کی ذات نہیں ہے تو پھر کیا ہے مجھے بتائیں؟ یہ پوری شریعت کہاں سے آئی ہے کس کے حکم سے آئی ہے؟ ہم نماز کس کی اجازت سے پڑھتے ہیں کس کے حکم سے پڑھتے ہیں؟ جب اللہ تعالیٰ کی ذات ہماری زندگی میں اس طریقے سے (نعوذ باللہ) بے قیمتی سی رہے گی تو پھر ہماری زندگی ہی کیا ہے!

اس لیے بعض لوگ لاعلمی کی بنیاد پر جہالت کی بنیاد پر اپنی طرف سے کوئی بات کر لیتے ہیں اس لیے شیخ صاحب (حفظہ اللہ) نے یہاں پر ان کے اس قول کو کوٹ (quote) کیا ہے لمبے عقیدے میں سے یہ باتیں بیان کی ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے اہل سنت کو محفوظ کیا ہے تحریف سے، تکییف سے۔

"والتشبیہ" تشبیہ کیا ہے؟ تکییف اور تشبیہ میں کیا فرق ہے؟ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں ﴿لَيْسَ كَمِثْلِهِ شَيْءٌ وَهُوَ السَّمِيعُ الْبَصِيرُ﴾ (الشوریٰ: 11)۔ تشبیہ سے کیا مراد ہے؟ تشبیہ مشابہت سے ہے جس میں یکسانیت ہوتی ہے ایک جیسے، تشبیہ ہے۔

تکییف ، کیفیت مراد ہے، تشبیہ سے شبہ مراد ہے دونوں ایک نہیں ہیں دونوں مختلف ہیں۔ کیسا ہے بغیر تشبیہ کے بھی پوچھا جاتا ہے۔ ”شبیہ “ اچھا یہ تو ہے لیکن کیا انسان کے ہاتھ جیسا ہے؟ مان تو لیتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ کا ہاتھ ہے لیکن انسانوں کے ہاتھ جیسا ہے ”مشبھۃ“ کفر ہے یہ۔

خالق کو مخلوق سے تشبیہ دینا یا مخلوق کو خالق سے تشبیہ دو قسم کی ہوتی ہے، خالق کو مخلوق سے تشبیہ یا مخلوق کو خالق سے تشبیہ دونوں کفر ہیں جائز نہیں ہیں۔

شیخ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) فرماتے ہیں ”ومن علیهم بالتعریف والتفهیم“ (اور اللہ تعالیٰ نے خاص ان پر اپنا احسان کیا (کس چیز سے؟) تعریف اور تفہیم سے (معرفت اور فہم اور سمجھ سے (اللہ اکبر))۔ یہ کس کے لیے خاص ہے؟ اہل سنت کے لیے (کتنے خوبصورت انعامات ہیں)۔

اللہ تعالیٰ سے ہم دعا کرتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ ہمیں توحید اور سنت پر اور علمائے سلف پر قائم اور دائم رکھے اور اسی پر ہماری زندگی اسی پر ہماری وفات ہو (آمین یا ربّ العالمین)۔

”ویقول شیخ الإسلام ابن تیمیة“ ((شیخ صاحب حفظہ اللہ فرماتے ہیں) اور شیخ الاسلام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) ”مذهب السلف أهل الحدیث والسنة والجماعة“۔ درء تعارض العقل والنقل، جلد نمبر 1 اور صفحہ نمبر 203 میں امام ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں ”مذهب السلف“ کون ہیں سلف؟ ”أهل الحدیث والسنة والجماعة“۔ تو دونوں نام ایک ساتھ آ گئے ہیں بلکہ تینوں نام سلف بھی ہیں، أہل الحدیث بھی ہیں اور أہل السنۃ والجماعۃ بھی ہیں۔

”یقول ابن تیمیة فالمراد بأهل الحدیث“ (اہل حدیث سے کیا مراد ہے یہاں پر) ”في کتب عقائد السلف“ (جب سلف کے عقیدے کی کتابوں میں آپ کو اہل حدیث کا لفظ نظر آئے تو اس سے کیا مراد ہے) ”أهل السنة“۔

یہ کیوں فرمایا شیخ صاحب (رحمۃ اللہ علیہ) نے؟ کیونکہ بعض لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ أہل الحدیث ہیں تو محدثین ہیں بس۔ آگے دیکھیں:

"يقول ابن تيمية رحمه الله ونحن لا نعني بأهل الحديث"(اور ہم جو اہل حدیث کی بات کرتے ہیں تو اس سے ہماری مراد یہ نہیں ہے)"المقتصرين على سماعه"(جو حدیث کو صرف سننے کی حد تک قاصر ہوتے ہیں)"أو كتابته"(یا لکھنے کی حد تک)"أو روايته"(یا روایت کی حد تک)۔یعنی ان کو کیا کہتے ہیں؟ محدثین ان ہی کو کہتے ہیں جو علم حدیث کے اہل ہوتے ہیں جو علم حدیث میں specialty حاصل کر چکے ہیں ان کا تخصص اہل حدیث ہے۔تو شیخ صاحب فرماتے ہیں کہ اہل حدیث سے مراد صرف یہ لوگ نہیں ہیں، یہ ان میں سے تو ضرور ہیں لیکن صرف اور صرف یہ نہیں ہیں۔"بل نعني بهم"(بلکہ ہماری مراد کیا ہے ان سے کون ہیں اہل حدیث)"كل من كان أحق بحفظه ومعرفته"(ہر وہ شخص جو زیادہ حق رکھتا ہے اس حدیث کی حفاظت کا اور اس کی معرفت کا)"وفهمه"(اس کی سمجھ کا)"ظاهراً وباطناً"(ظاہراً سے مراد قول و فعل ، باطناً سے مراد اعتقاداً شریعت کے سارے امور میں)"واتباعه"(اور اس کی اتباع کرنا)"باطناً وظاهراً"(باطناً(دل سے)ظاہراً(بللسان والجوارح))"وكذلك أهل القرآن"(اور اسی طریقے سے جب کہا جاتا ہے اہل القرآن تو وہ بھی اہل حدیث ہی ہیں)۔

اہل القرآن کوئی الگ سے نہیں ہیں الگ لوگ نہیں ہیں کیونکہ اس وقت تک آپ قرآن پر عمل نہیں کر سکتے جب تک کہ آپ حدیث پر عمل نہیں کرتے، آپ اہل القرآن نہیں بن سکتے جب تک آپ اہل الحدیث نہ بنیں یہ قاعدہ یاد رکھ لیں۔

آج کل کے زمانے میں ایک نیا فرقہ نکلا ہے جو اپنے آپ کو کہتا ہے ہم اہل القرآن ہیں۔کہتے ہیں نام کے ہیں لیکن کام کے نہیں ہیں۔کیا ثبوت ہے؟ جب حدیثوں کو رد کرتے ہیں منکرین حدیث پرویزی اور ان جیسے دوسرے لوگ بھی تو پھر قرآن پر عمل کرنا کیسے ممکن ہے بھئی؟!

اہل القرآن کون ہیں؟ جو قرآن کا اہتمام کرتے ہیں ان کی پہچان قرآن ہوتا ہے۔قرآن کا اہتمام کیسے کیا جاتا ہے صرف تلاوت سے یا اصل مراد قرآن مجید کے نازل کرنے سے کیا ہے؟ ﴿كِتٰبٌ اَنْزَلْنٰهُ اِلَيْكَ مُبٰرَكٌ لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ وَلِيَتَذَكَّرَ اُولُوا الْاَلْبَابِ﴾ (ص:29)اللہ تعالیٰ کا فرمان ہے یہ۔

کیوں نازل کیا قرآن مجید کو اللہ تعالیٰ نے؟ کس لیے؟ ﴿لِّيَدَّبَّرُوْٓا اٰيٰتِهٖ﴾۔ تدبر کیسے ہوگا بغیر سمجھ کے اور بغیر فہم کے ہوگا؟! اچھا، سمجھے گا تو کیسے سمجھے گا مجھے بتائیں؟! حدیثوں کو نکال دیا قرآن میں باقی رہتا کیا ہے؟!

قرآن نازل کس پر ہوا؟ اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر۔ کیا اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے صرف لفظ صحابہ کرام کو رٹوائے ہیں حفظ کیا ہے یا قرآن مجید کا معنی بھی سمجھایا ہے اور عمل کا طریقہ بھی سمجھایا ہے؟

آپ کی مراد اہل القرآن صرف یہ ہے کہ قرآن مجید کے لفظ کو یاد کر لو بس بغیر معنی سمجھنے کے؟! یہ کون سے اہل القرآن ہیں اور یہ کس زمانے میں موجود تھے؟! کیا سلف ایسے تھے؟! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے زمانے میں ایسے لوگ تھے؟! صرف پڑھتے تھے لفظ اور کرتے اپنی مرضی تھے؟! ہرگز نہیں واللہ! قرآن مجید کی اتباع جیسے کہ اتباع کرنے کا حق ہے اگر دنیا میں کوئی لوگ یا کوئی گروہ ایسے موجود ہیں جو اس نسبت کا حق رکھتے ہیں اہل القرآن تو وہ سلف صالحین ہیں اور وہ لوگ جو ان کے راستے کی اتباع کرتے ہیں اُن کے علاوہ کوئی اور نہیں ہیں۔

اور جب اہل القرآن کہا تو شیخ صاحب (حفظہ اللہ) کی یہاں پر کیا مراد ہے ابن تیمیہ رحمۃ اللہ علیہ کیا فرماتے ہیں؟ اہل قرآن وہ ہیں جو اہل حدیث ہیں اور وہ ہیں جو اہل سنت والجماعت ہیں وہی جو سلف ہیں۔

آج تو نہیں کہہ سکتے آج تو یہ ٹائٹل اُن کے لیے ہے جو بدعتی ہو چکے ہیں اگر ہم بھی آج کہیں کہ ہم اہل القرآن ہیں تو لوگ یہ سمجھیں گے کہ ہم اُن ہی میں سے ہیں۔ تو ہماری اصل پہچان کیا ہے؟ اہل الحدیث۔ یہاں پر جتنے بھی مخالفین گروہ ہیں وہ اپنے آپ کو بریلوی کہہ سکتے ہیں، دیوبندی کہہ سکتے ہیں تبلیغی کہہ سکتے ہیں کچھ بھی کہہ سکتے ہیں لیکن اہل حدیث کبھی نہیں کہیں گے یاد رکھیں آپ۔ اُنہوں نے اہل القرآن کیوں کہا؟ کہہ سکتے ہیں۔ لیکن اہل حدیث کوئی کہہ سکتا ہے؟

عجب بات دیکھیں کہ یہی لوگ اہل حدیث کی سخت مخالفت کرتے ہیں، اہل حدیثوں کی سب سے بڑی مخالفت اہل بدعت کرتے ہیں یاد رکھیں نام سے بھی نفرت ہے عجب بات دیکھیں آپ! کسی کو جانتے ہیں آپ کوئی بھی مجھے بدعتی گروہ دکھادیں اہل القرآن نام موجود ہے دوسرے تیسرے نام موجود ہوں گے لیکن اہل حدیث نام نہیں ملے گا آپ کو اور یہی پہچان ہے (سبحان اللہ)۔

"ثالثا" (تیسرا نام) "الأثرية أو أهل الأثر" (أثریۃ یہ نام موجود ہے اور أہل الأثر بھی موجود ہے (اور زیادہ تر أہل الأثر بیان کیا گیا ہے)) "وهذا الإسم" (شیخ صاحب فرماتے ہیں) "يطلقه كثير من أهل العلم" (اور یہ نام بھی بہت ہی زیادہ اہل علم میں سے بیان کرتے رہتے ہیں) "ويريدون به أهل السنة والحديث" (اور اس نام سے مراد اہل سنت اور اہل حدیث ہیں) "قال ابن أبي حاتم الرازي رحمه الله" (ابن أبی حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں) "مذهبنا واختيارنا" (ہمارا مذہب اور ہمارا اختیار)۔ جب کوئی شخص کہے ہمارا مذہب اور اختیار یہ ہے تو کیا بیان کر رہا ہے؟ اپنا عقیدہ بیان کر رہا ہے یاد رکھیں۔ ھذا مذھبنا واختیارنا کیا ہے؟ "اتباع رسول الله صلى الله عليه وسلم"۔ اپنا عقیدہ اور منہج بیان کر رہے ہیں یہاں پر یاد رکھیں۔ کیا ہے؟ (۱) "اتباع رسول الله صلى الله عليه وسلم وأصحابه والتابعين" (اتباع کرتے ہیں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی)۔ (۲) "وأصحابه"۔ (۳) "والتابعين"۔

سب کو حرف العطف واؤ سے بیان کیا گیا ہے سب کو ایک ساتھ (سبحان اللہ) کیونکہ آپ حدیث کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرمان کو فہم سے جدا نہیں کر سکتے، وحی ہے قرآن اور حدیث ہے، کیسے سمجھنا ہے یہ بھی لازمی ہے۔ تو اتباع کرنی ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کیا حکم ہے؟ فرض ہے۔ واجب ہے کہ نہیں؟ صحابہ کرام اور تابعین کی اتباع کا کیا حکم ہے؟ واجب ہے جس پر اجماع معروف ہے۔

جب ہم کہتے ہیں مذہب السلف یا منہج السلف وہ مسئلہ جس پر ان کا اتفاق اور اجماع ہے واجب ہے کوئی دلیل جانتا ہے؟ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی اتباع واجب ہے نا اس کی دلیل کیا ہے؟ کئی آیات ہیں قرآن مجید میں۔

﴿اَطِيْعُوا اللّٰهَ وَاَطِيْعُوا الرَّسُوْلَ﴾ (النساء:59) فعل امر ہے۔

﴿وَاِنْ تُطِيْعُوْهُ تَهْتَدُوْا﴾ (النور:54) کئی آیتوں میں آیا ہے۔

ایک تو یہ آیت ہے ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ﴾ (التوبہ:100)۔وجوب کی بات ہو رہی ہے ﴿وَالسّٰبِقُوْنَ الْاَوَّلُوْنَ ﴾ ،﴿اتَّبَعُوْهُمْ بِاِحْسَانٍ﴾ آگے آیا ہے،اس میں فعل اُمر ہے۔وجوب کی بات ہو رہی ہے نامفہوم میں تو ہے اس سے زیادہ واضح دلیل:

﴿وَمَنْ يُّشَاقِقِ الرَّسُوْلَ مِنْۢ بَعْدِ مَا تَبَيَّنَ لَهُ الْهُدٰى وَيَتَّبِعْ غَيْرَ سَبِيْلِ الْمُؤْمِنِيْنَ نُوَلِّهٖ مَا تَوَلّٰى وَنُصْلِهٖ جَهَنَّمَ وَسَآءَتْ مَصِيْرًا﴾ (النساء:115)

یہاں پر وعید ہے وعید کبھی مستحب چیز کے لیے ہوتی ہے؟ جائز چیز پر ہوتی ہے یا واجب چیز کو چھوڑنے پر ہوتی ہے؟واجب کو چھوڑنے پر۔

"والتمسك بمذهب أهل الأثر"(اور ہمارا مذہب ہمارا اختیار،ہمارا عقیدہ ہمارا منہج اتباع رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم،صحابہ کرام اور تابعین اور مضبوطی سے تھامے رہنا"بمذهب أهل الأثر"اہل اُثر کے مذہب کو)۔ یہاں مذہب بمعنی منہج،اُن کے منہج کو مضبوطی سے تھامے رکھنا۔منہج کسے کہتے ہیں؟اُن کے واضح راستے کو جس پر وہ چلا کرتے تھے۔کیا پیدل چلتے تھے یا اونٹوں پر چلتے تھے،جہازوں پر چلتے تھے کہاں چلتے تھے کون سا راستہ ہے یہ؟دین کی سمجھ کا راستہ عقیدے میں،عبادات میں،معاملات میں،سیاست میں،اخلاق میں ہر چیز میں یہ منہج ہے کہ سمجھتے کیسے تھے ، دین پر عمل کیسے کرتے تھے Practical Implementation کیسے کرتے تھے یہ منہج ہے یہ مذہب ہے اُن کا۔"مثل"(جیسا کہ)"أبي عبد الله أحمد بن حنبل"(اُبی عبداللہ احمد بن حنبل رحمۃ اللہ علیہ امام اہل السنۃ(سبحان اللہ))۔

"وقال في موضع آخر" (دوسرے موضع میں سے)۔اس سے کیا مراد ہے؟یعنی ابن أبي حاتم الرازی رحمۃ اللہ علیہ دوسرے موضع میں فرماتے ہیں۔ابن أبي حاتم الرازی رحمۃاللہ علیہ "وقال في موضع آخر" (دوسری جگہ فرماتے ہیں) "وعلامة أهل البدع" (اہل بدعت کی علامت (ذرادیکھیں کیاہے)) "الوقيعة في أهل الأثر" (اہل أثر کو بُرا بھلا کہتے ہیں)۔

"وقیعۃ" "بُرا بھلا کہنا تنقیص کرنا اہل الأثر کی ممکن ہے؟ سبحان اللہ،ایسے لوگ بھی ہیں جن کی پہچان ہے! پہچان کیوں؟ "علامة أهل البدع" اگر دیکھا جائے کہ کون بدعتی ہے کون نہیں ہے تو یہ چند نشانیاں سن لیں اب۔اہل بدعت کیا کرتے ہیں؟اہل أثر کی تنقیص کرتے ہیں بُرا بھلا کہتے ہیں ہمیشہ مخالفت کرتے ہیں۔ "وعلامة الزنادقة" (زندیق لوگوں کی کیاعلامت ہے) "تسميتهم أهل السنة حشوية" (اہل سنت کو کہتے ہیں حشویہ)۔

حشوی کسے کہتے ہیں؟ جو صرف باتیں بنانا جانتے ہیں۔حشو کرنا زیادہ تر بس، جس طرح (نعوذ باللہ) کہتے ہیں بک بک کرنادوسرے لفظوں میں۔

اہل الأثر جو باتیں کرتے ہیں ان میں قال اللہ و قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سب سے زیادہ ہوتا ہے (نوٹ کرلیں آپ)۔قرآن اور احادیث، صحابہ کرام اور سلف کے اقوال یہ اُن کی بات کی بنیاد ہوتی ہے اور اپنی بات کو خوبصورت ہی ان چیزوں سے کرتے ہیں لیکن جن لوگوں نے کہا حشویہ ہیں خاص طور پر اسماء وصفات کے باب میں جب انہوں نے کہا کہ ہم اللہ تعالی کے ہر نام اور ہر صفت پر ایمان لے کر آتے ہیں وہ نام اور وہ صفات جو قرآن مجید اور صحیح احادیث میں ثابت ہیں بغیر تحریف کے بغیر تعطیل کے بغیر تکییف کے بغیر تمثیل کے (بات لمبی ہے نا تھوڑی سی) تو انہوں نے کہا یہ حشویہ ہیں (یہ باتیں بنانا جانتے ہیں)۔جب ہم نے کہا "القرآن كلام الله،غير مخلوق، منه بدأ وإليه يعود"، کہتے ہیں کہ وہ تو حشوی ہیں وہ تو باتیں بناتے ہیں۔

یہ باتیں ہم نے کب بنائی ہیں؟ سلف نے کب بنائی ہیں؟ جب تم جیسے جاہل لوگوں نے اللہ تعالی کی ذات میں غلط بیانی کی ہے، تنقیص کی ہے اللہ تعالی کی ذات کی اور ہم نے تنزیہ کی ہے اللہ تعالی کو اس تنقیص سے پاک کیا ہے،اور جب آپ کوئی چیز بیان کرتے ہیں تو ذرا اس میں الفاظ تو ہوں گے اب گونگا تو نہیں ہونا پڑے گا اشاروں سے تو نہیں بتانا پڑے گا نا

اور حق بات وضاحت کے لیے خاص طور پر عقیدے میں اور اللہ تعالیٰ کی ذات کے تعلق سے تو یہ باتیں بنانا نہیں ہوتیں یہ حشو نہیں ہوتا یہ حق ہوتا ہے یہ اصل ہوتا ہے۔

اور وہی بات ہے کہ چور چوری کرتا ہے اور پھر دیکھتا ہے دوسروں کی طرف، خود حقیقتاً اُس مرض میں مبتلا ہے۔ اصل باتیں اہل الکلام وہی لے کر آئے ہیں ورنہ اہل الکلام کیوں کہتے ہیں! کیونکہ کلام ہی جانتے ہیں بس، شریعت کے نصوص کم جانتے ہیں کلام ہی کلام جانتے ہیں تو اپنے آپ کو چھپانے کے لیے یہ تہمت اہل حق پر لگادی۔

"وعلامة القدرية" (قدریوں کی علامت ہے) "تسميتهم أهل الأ ثر مجبرة" (اہل اُثر کو مجبرۃ کہتے ہیں)۔

مجبرۃ سے مراد جبر کا عقیدہ رکھنے والے کہ اللہ تعالیٰ نے انسان کو مجبور پیدا کیا ہے انسان مجبور ہے جیسا کہ ہوا چلتی ہے اور درخت کے پتے کو توڑ دیتی ہے اور اسے جہاں چاہتی ہے وہاں پر گرادیتی ہے انسان بھی اسی طریقے سے دنیا میں آیا ہے وجود میں آیا ہے اس کی مرضی اس کا کوئی بھی اختیار نہیں ہے جو کچھ وہ کر رہا ہے اللہ تعالیٰ اسے مجبور کر رہا ہے (نعوذ باللہ)، یہ جبریوں کا عقیدہ ہے۔

کیا اہل سنت کا یہ عقیدہ ہے؟! مجھے ایک کتاب دکھادیں کسی سلف یا ان کے متبعین خلف میں سے، ایک عالم کا قول دکھا دیں؟! نہ اس زمانے میں تھا، نہ اس زمانے میں ہے اور نہ ان شاءاللہ تا قیامت ہوگا۔ لیکن پھر انہوں نے کیوں کہا ہے؟ کیونکہ قدریوں نے کیا کہا ہے؟ تقدیر کے منکر ہیں اور کہتے ہیں کہ انسان خود مختار ہے جو کچھ کرتا ہے انسان اپنی مرضی سے کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا کوئی اختیار نہیں ہے۔ کافر نے کفر چاہا اللہ تعالیٰ نے اس کافر سے ایمان چاہا اللہ تعالیٰ کی چاہت پیچھے رہ گئی مغلوب ہوگئی (نعوذ باللہ) اور اس کافر کی چاہت غالب آگئی (یہ عقیدہ تھا اِن کا)۔

اب اس بدعقیدگی کو چھپانے کے لیے انہوں نے تہمت لگائی اہل سنت پر۔ کیوں لگائی اہل اُثر پر تہمت؟ کیونکہ اُنہوں نے اِن کا رد کیا ہے۔ یہ جو ابھی میں نے دو لفظوں میں بات کی یہ عقلی رَد ہے اُن کا یہاں پر مار کھا گئے واقعی کہ ہم کیا سوچ بیٹھے ہیں کہ کافر اور بدکار کی چاہت اللہ تعالیٰ کی چاہت پر غالب آئے گی! لیکن ان کے پاس کوئی جواب نہ تھا کوئی جواز نہ تھا سوائے تہمت لگانے کے اور تہمت لگانا شروع کردی۔

اور یاد رکھیں میں بات تہمت کی کر رہا ہوں آج کل کے زمانے میں بعض ایسے جوشیلے جوان بھی موجود ہیں جو اپنے آپ کو سلفی بھی کہتے ہیں اور لوگوں پر تہمتیں لگاتے ہیں، اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔ یہ تہمت لگانا اہل بدعت کی نشانی ہے میرے بھائیو! کان کھول کر سنو میری بات، سلف صالحین اہل سنت والجماعت تہمت نہیں لگاتے کہ فلان ایسا ہے فلان منہج سے خارج ہو گیا ہے، دلیل ہوتی ہے برہان ہوتا ہے اور علماء کا کام ہے مبتدئین طلاب علم کا کام نہیں ہے یہ کہ جہاں دل چاہے جس کے بارے میں جی چاہے دو لفظوں میں کوئی چھوٹی سی غلطی دیکھی بغیر کسی عالم کی طرف رجوع کرتے ہوئے بغیر سوال کرتے ہوئے اس غلطی کو فوراً نکال دینا اور یہ کہنا کہ فلان منہج سے خارج ہو گیا ہے۔ بھئی آپ کون ہیں آپ کی حیثیت ہی کیا ہے کس نے آپ کو کہا ہے؟! دیکھیں اللہ تعالیٰ کیا فرماتے ہیں:

﴿إِنَّ بَعْضَ الظَّنِّ إِثْمٌ وَّلَا تَجَسَّسُوْا﴾ (الحجرات:12)

((سبحان اللہ) بعض بدگمانی گناہ ہے گناہ کا باعث ہے اور تجسس مت کیا کرو)

بدگمانی کی بات ہو رہی ہے اور یہاں پر تو تہمتیں لگائی جا رہی ہیں کیا جواب دو گے اللہ تعالیٰ کو؟! تو اللہ تعالیٰ کے لیے یہ دیکھ لیں کہ یہ طریقہ اہل سنت کا نہیں ہے یہ طریقہ سلف صالحین کا نہیں ہے، یہ طریقہ علمائے سلف کا نہیں ہے یہ طریقہ سلفی علماء کا بھی نہیں ہے واللہ۔

شیخ ربیع المدخلی حفظہ اللہ نے کئی لوگوں کو نصیحت کی ہے۔ آپ جانتے ہیں کہ نصیحت دو چار دنوں میں کرتے ہیں یا دو چار سالوں میں؟ شیخ یحییٰ الحجوری کو (مثال کے طور پر میں بیان کر رہا ہوں) آٹھ سال نصیحت کرتے رہے آٹھ سال کے بعد پھر جا کر رد کیا پتہ ہے آپ لوگوں کو؟! لوگ سمجھتے ہیں کہ بس شیخ صاحب کو صرف ردود ہی آتے ہیں۔

میرے بھائی اللہ کے لیے سمجھیں یہ علماء کا کام ہے یہ طلاب علم کا کام نہیں ہے کسی کی تنقیص کرنا کسی کو منہج سے خارج کرنا۔ اللہ تعالیٰ سے ڈریں یہ تہمتیں ہیں اور واللہ! اللہ تعالیٰ پوچھے گا حساب دینا ہے سوال کرے گا کہ کس بنیاد پر کسی مسلمان کو جو صحیح عقیدے پر تھا اس کو تم نے خارج کیا ہے؟

تو میں یہی گزارش کروں گا کہ اللہ تعالیٰ سے ڈریں اور اپنے جذبات پر قابو رکھیں، تمہارا اس وقت مقام ہے علم حاصل کرنے کا ابھی علم حاصل کرو چھوڑ دو۔ یہ اسٹیج 3، اسٹیج 4 یہ علماء کا کام ہے، سب سے پہلا اسٹپ ہے علم حاصل کرو جب

اس میں مہارت حاصل کرو پھر وقت آتا ہے اس علم کو آگے لے جانے کا اس کی طرف دعوت دینے کا پھر دعوت دینے کے بعد نصیحت ہے پھر ردود ہیں۔ یہ ہمارے بس کی بات کہاں ہے میرے بھائی؟!

اور بعض لوگ کہتے ہیں "کہ میری تعلیمات ہیں"۔

تو میں بَری ہوں ان تعلیمات سے (اللہ ہم سب پر رحم فرمائے (آمین)) میں نے کب کہا ہے کہ لوگوں سے اس طریقے سے بات کرو؟! لوگ تہمت لگاتے ہیں کہ لوگ آپ کے دروس سن کر اور پھر جا کر لوگوں کا رد کرتے ہیں۔ مجھے بتائیں کہ میں نے کبھی کسی کا رد کیا ہے بغیر ثبوت کے؟ مجھے ایک مثال دکھا دیں کہ میں نے کسی کا نام لے کر کہا ہے کہ یہ منہج سے خارج ہو گیا ہے؟

میں نے نصیحت کی ہے کئی لوگوں کو کی ہے کئی جماعتوں کو کی ہے (الحمد للہ) کیا بغیر دلیل کے کی ہے بغیر برہان کے کی ہے؟! میں یہاں پر سب کو کیا سمجھاتا رہتا ہوں یہ کہتا رہتا ہوں کہ تم لوگ جاؤ اور نکل پڑو کود پڑو میدان میں؟! تو اللہ تعالیٰ سے ڈریں۔

اس کی مثال ایسی ہے کہ کوئی شخص میڈیکل کالج میں داخلہ لیتا ہے اور ڈاکٹر بننے کے بعد گردے کا بزنس گردے نکالنا اور بیچنا شروع کر دیتا ہے تو میڈیکل کالج کا قصور ہے کیا؟ کہیں گے کہ میڈیکل کالج سے تعلیم حاصل کی ہے سارا قصور میڈیکل کالج کا ہے یا سارا قصور استاد کا ہے؟ (سبحان اللہ)۔ تو تعلیم ہمیشہ بیسز (basics) کی ہوتی ہے اصولوں کی بنیاد پر تعلیم ہوتی ہے اور میں نے جو بھی پڑھایا ہے میں اس کا ذمے دار ہوں اللہ تعالیٰ سامنے۔

بغیر اصول کے اور بغیر ضوابط کے آپ لوگوں نے کوئی علم حاصل کیا ہے؟ یا جو میرے دروس سنتے ہیں بغیر ضوابط اور اصول کے بس یوں آنکھیں بند کر کے جو بھی سامنے آئے اسے اُڑا دو؟! حیثیت ہی کیا ہے میرے بھائی ہماری!

تو اللہ کے لیے بغیر علم کے بات مت کیا کریں یہ بدگمانی یہ تجسس یہ تحسس نفرتیں پیدا کرتا ہے تفرقہ پیدا کرتا ہے امت میں تو یہ تمہارے بس کی بات نہیں ہے یہ کبار علماء کا کام ہے ان کی طرف لوٹائیں۔

اور میں نے جن کا رد کیا جن کے بارے میں جانتا تھا میں نے بعض علماء سے رجوع بھی کیا ان سے پوچھا بھی ان سے تسلی کرنے کے بعد پھر میں نے جا کر بات کی ہے۔ اس کا یہ مطلب نہیں ہے کہ جو میرے ذہن میں آتا ہے میں فوراً بات کر

دیتاہوں، نہیں! کبار طلاب علم ہیں ان سے میں مشورہ لیتاہوں میں بھی پھر جاکر بات کرتاہوں لیکن یہ بات کہ جو جس کادل چاہے فلان شخص نے کوئی غلطی کردی ہے تھوڑی سی! کیاغلطیاں ہم سے نہیں ہوتیں؟! ہم بھی غلطی کرتے ہیں لیکن ہر غلطی کرنے والا منہج سے خارج ہو جاتاہے کیا؟! تو اللہ تعالیٰ سے ڈریں ہر بندہ منہج سے خارج نہیں ہوتا خاص طور پر اہل حدیث۔

فلان اہل حدیث ہے منہج سے خارج ہو گیاہے بھئی تمہیں کس نے کہاہے کہ منہج سے خارج ہو گیاہے ؟! "الأصل في المسلم السلامة" اللہ تعالیٰ سے ڈریں مسلمانوں کی اصل سلامتی ہے،" المستور يبقى على حاله" اگر کوئی شخص اپنے ستر میں ہے تو وہ اپنی حالت پر باقی رہتاہے اِلا یہ کہ کوئی ایسی چیز اس سے قولاً یافعلاً ظاہر ہو جائے جو اِس کے مخالف ہو (حق کے مخالف ہو) تب علماء کی طرف۔ اگر آپ کو نصیحت کرنا آتی ہے آپ علم والے ہیں تو نصیحت کریں ادب کے دائرے میں رہ کر سوال کی شکل میں پوچھیں عالم سے وہ بھی بشر ہے عالم ہے غلطی اس سے بھی ہو سکتی ہے۔ اگر آپ کے اندر یہ طاقت نہیں ہے نصیحت کی تو علماء کی طرف رجوع کریں ان سے جاکر پوچھیں۔ کیا دنیا کے سارے علماء مر گئے ہیں آپ ہی باقی رہ گئے ہیں! اِنااللہ واِنااِلیہ راجعون۔ کیاہو رہاہے یہ ؟!

تو واللہ! میں اس چیز پر ہر گز راضی نہیں ہوں اور میں بَری ہوں ان چیزوں سے واللہ! اور نہ میں نے کبھی یہ جرأت کی ہے کہ کسی کو میں ایسی تعلیم دوں (نعوذ باللہ) اور نہ میں نے کبھی ایسی تعلیم حاصل کی ہے اپنے استادوں سے یہ خود لوگ جانیں جو یہ کام کر رہے ہیں۔

واپس آتے ہیں معذرت ذرا درس سے باہر چلا گیا میں کیونکہ آج کل یہ مسئلہ کافی چل رہاہے اس پر ان شاءاللہ پورا درس دوں گا میں یہ حق ہے ہمارے ساتھیوں کا طلاب علم کا کہ اس پر میں پورا درس دوں لیکن بات بیچ میں آئی کہ علامتیں دیکھیں، یہ قدریہ کی علامت ہے، زنادقہ کی علامت، اہل بدعت کی علامت ہے یہ وہ کام کرتے ہیں تہمتیں لگانے کا، اہل سنت اور سلفی طلاب علم اور علماء کب ایسے کام کرتے ہیں، واللہ! بَری ہیں ان چیزوں سے، تہمت کہاں اور حق کہاں یہ ان لوگوں نے سب کو خلط ملط کر دیاہے۔

"وعلامة المرجئة" (اور مرجئہ کی علامت سنیں ذرا (شیخ صاحب فرماتے ہیں)) "وعلامة المرجئة تسميتهم أهل السنة مخالفة ونقصانية"۔

مرجئہ کسے کہتے ہیں؟ مرجئہ وہ ہیں (لفظ ارجاء سے ہے ارجاء کہتے ہیں پیچھے کرنا) وہ عمل کو ایمان سے پیچھے کرتے کرتے خارج کر دیتے ہیں یعنی عمل کا ایمان سے کوئی تعلق ہی نہیں ہے۔ ایمان کیا ہے؟ "قولٌ باللسانِ وتصديقٌ بالجنانِ"۔ عمل بالارکان کیا ہے؟ نہیں ہے، اس کا کوئی تعلق نہیں ہے یہ مرجئہ ہیں۔

اہل سنت والجماعت کیا کہتے ہیں؟ "الإيمان قولٌ باللسانِ وتصديقٌ بالجنانِ وعمل بالأركان يَزِيدُ بالطاعةِ وينْقُصُ بالعصيانِ"۔ دلیل کوئی جانتا ہے؟ متفق علیہ حدیث میں اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرماتے ہیں:

"الْإِيمَانُ بِضْعٌ وَسَبْعُونَ — وفي رواية أَوْ بِضْعٌ وَسِتُّونَ — شُعْبَةً أَعْلَاهَا، قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ، وَأَدْنَاهَا إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ، وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ" (ساٹھ سے زیادہ یا ستّر سے زیادہ شعبے یا حصے ہیں ایمان کے سب سے بلند حصہ ہے "قَوْلُ لَا إِلَهَ إِلَّا اللهُ"، سب سے پست حصہ ہے "إِمَاطَةُ الْأَذَى عَنِ الطَّرِيقِ" موذی چیز راستے سے ہٹا دینا "وَالْحَيَاءُ شُعْبَةٌ مِنَ الْإِيمَانِ" اور شرم و حیاء ایمان کا حصہ ہے)۔

زبان کا قول آ گیا، جسم سے عمل بدن کا عمل بھی آ گیا کہ راستے سے موذی چیز کو ہٹانا۔ اور دل سے حیاء دل کا عمل ہے کہ نہیں؟ تو دل کی تصدیق دل کا عمل بھی آ گیا تو اسے کہتے ہیں الایمان۔ کیسے زیادہ اور کم ہوتا ہے؟

ساٹھ سے زیادہ ستّر سے زیادہ حصے ہیں جتنے حصے زیادہ ہوں گے ایمان زیادہ ہے، جتنے حصے کم ہوں گے ایمان کم ہے۔

ایک ہی حدیث اس تعریف میں شامل ہے کہ نہیں لیکن مرجئہ نے کیا کہا؟ جب ہم نے کہا کہ عمل بھی شامل ہے تو انہوں نے کہا کہ اہل سنت جو ہیں کیا ہیں؟ "مخالفة ونقصانية" (یہ مخالفت کرنے والے ہیں اور نقص پیدا کرنے والے ہیں شریعت میں)۔ کیوں؟ کیونکہ یہ کہتے ہیں کہ عمل کا تعلق ایمان سے ہے۔ نقصانیۃ کہاں سے ہے؟ ایمان کم ہوتا ہے۔ وہ کہتے ہیں کہ ایمان تو کم ہوتا ہی نہیں ہے ایمان کیسے کم ہو سکتا ہے ایمان تو ایمان ہی ہوتا ہے (سبحان اللہ)۔ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں قرآن مجید میں:

﴿اِنَّمَا الۡمُؤۡمِنُوۡنَ الَّذِيۡنَ اِذَا ذُكِرَ اللّٰهُ وَجِلَتۡ قُلُوۡبُهُمۡ وَاِذَا تُلِيَتۡ عَلَيۡهِمۡ اٰيٰتُهٗ زَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا﴾ (الانفال:2)

الزیادۃ ﴿زَادَتۡهُمۡ اِيۡمَانًا﴾ زیادتی کب ہوتی ہے؟ کوئی چیز جب زیادہ ہوتی ہے پھر زیادہ ہوسکتی ہے یا زیادہ ہو نا وہ کم کی ضد ہے؟ تو ایمان بڑھتا رہتا ہے۔

کم ہونے کی دلیل کوئی جانتا ہے؟ بعض لوگ ہٹ دھرم ہیں نہیں مانتے نا، زیادتی چلو ہے مان لیا کم کی نہیں مانتے تو کم کی دلیل کیا ہے؟ حدیث "مَنْ رَأَى مِنْكُمْ مُنْكَرًا فَلْيُغَيِّرْهُ بِيَدِهِ ، فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِلِسَانِهِ،فَإِنْ لَمْ يَسْتَطِعْ فَبِقَلْبِهِ، وَذَلِكَ أَضْعَفُ الْإِيمَانِ"۔

حدیث کا آخری لفظ کیا ہے؟ "أَضْعَفُ الْإِيمَانِ"۔ "أَضْعَفُ" کیا ہے؟ کمزور ترین (سبحان اللہ)۔ کیا کمزور ترین بھی زیادہ ہوتا ہے؟ کمزوری زیادتی کی نشانی ہے یا کمی کی نشانی ہے؟ کسی زبان میں دیکھ لیں آپ عربی میں، انگلش میں، اردو میں، فرنچ میں، جیپنیز میں، کسی زبان میں بھی جو چیز کمزور ہوتی ہے وہ زیادتی کا معنی اس کے اندر ہوتا ہے یا کمی کا معنی ہوتا ہے؟ (سبحان اللہ) تو واضح دلائل ہیں۔

میں یہ دلائل کیوں پیش کر رہا ہوں؟ اس لیے کہ آپ کو سینے میں ٹھنڈک محسوس ہونی چاہیے کہ اہل سنت والجماعت بغیر دلیل کے بات نہیں کرتے۔

اب حشویۃ کون ہیں اہل سنت ہیں یا اہل بدعت ہیں (سبحان اللہ)؟ نقصانیۃ کون ہیں اہل سنت ہیں یا اہل بدعت ہیں؟ اہل بدعت ہیں۔

"وعلامة الرافضة" (روافضیوں کی کیا علامت ہے) "تسميتهم أهل السنة ناصبة" (اہل سنت کو ناصب کہتے ہیں)۔ جب روافض نکلے تو ان کی ضد میں نواصب بھی نکلے دونوں بدعتی ہیں، ایکسٹریمز (extremes) افراط و تفریط ہمیشہ یاد رکھیں۔

ہم کون سی امت ہیں؟﴿اُمَّةً وَّسَطًا﴾(البقرۃ:143)(میانہ روی، اعتدال کی امت ہیں)۔اور جو اس اعتدال کی ضد ہے وہ کیا ہے؟افراط اور تفریط۔

دو ایکسٹریمز(extremes)ہوتے ہیں میانہ روی درمیان میں ہوتی ہے نا۔ کوئی بھی چیز دیکھیں دو اینڈ(end)ہوتے ہیں پھر درمیان ہوتی ہے،روافض ایک آخری والا اینڈ(end)ہے،انہوں نے صحابہ کرام کی تکفیر کی اور اہل بیت کو ربوبیت کادرجہ دے دیا غلو کیا اہل بیت کی محبت میں۔نواصب نے کیا کیا ضد میں؟اِن کے بر عکس اہل بیت کی تنقیص کی اور صحابہ کرام میں غلو کیا تو یہ نواصب ہیں،دونوں بدعتی ہیں۔

اہل سنت کہاں ہیں؟درمیان میں ہیں صحابہ کرام اور اہل بیت ان کے نزدیک دونوں ایک ہیں، صحابہ اہل بیت سے جدا نہیں اور وہ صحابہ جو اہل بیت میں سے ہیں ان کا درجہ بلند ہے۔ان میں دو ان کی صفات ہیں کہ ایک تو صحبت ہے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابی ہیں اور پھر رشتے دار بھی ہیں(سبحان اللہ)۔

اہل بدعت نے کیا کیا؟ایک طرف صحابہ کرام کی تبدیع، تفسیق اور تکفیر کی دوسری طرف ان کی ضد میں آکر اہل بیت کی تبدیع، تکفیر اور تفسیق کی ہے(سبحان اللہ)،دونوں غلطی پر ہیں۔

تو روافض نے کیا کہا اہل سنت کو؟ناصبۃ کہا۔کیوں؟ناصبۃ کیوں کہا جانتے ہیں؟کیونکہ اہل سنت نے غلو نہیں کیا اہل بیت میں،جب اُنہوں نے کہا کہ علی مشکل کشا نہیں ہیں تو کہا کہ دیکھا یہ علی کو مانتے نہیں ہیں۔بالکل ویسے جیسے کہ آج کون سا گروہ کہتا ہے؟عیسائی۔عیسائی مت کہا کریں نصرانی کہا کریں۔عیسائی کیوں نہ کہیں؟نسبت سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی طرف ہے اور سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اُن سے بَری ہیں۔

یہ تعلیمات ، ہدایات جو آج ان نصرانیوں میں موجود ہیں یہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کی تعلیمات نہیں ہیں بلکہ یہ سینٹ پال کی تعلیمات ہیں بولس جسے کہتے ہیں۔قرآن مجید میں کہیں پر ذکر ہوا کہ یہ عیسائی ہیں کس لفظ سے ذکر ہوا ہے؟نصاریٰ۔تو قرآن مجید میں نصاریٰ ہیں اور حقیقتاً بھی نصاریٰ ہیں تو ہم ویسے ہی عیسائی کہہ دیتے ہیں لوگوں کو سمجھانے کے لیے بعض اوقات لیکن صحیح لفظ جو ہے وہ نصرانی ہے۔

کیا کہتے ہیں نصرانی یا نصاریٰ؟ مسلمانوں کو کہتے ہیں کہ تم لوگ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو مانتے نہیں ہو۔ ہم نہیں مانتے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو کیا خیال ہے؟! جو نہیں مانتے سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو اللہ کے نبی ہیں وہ کیا ہے؟ دائرہ اسلام سے خارج ہے کافر ہے؟ کیوں؟ ارکان ایمان میں سے بنیادی رکن کون سا ہے؟ "الایمان بالانبیاء والرسل"۔ جو سارے انبیاء اور رسولوں (علیہم الصلاۃ والسلام) پر ایمان لے کر آتا ہے سوائے ایک کے گویا کہ وہ مومن ہی نہیں ہے دائرہ اسلام سے خارج ہے ہمارا تو یہ ایمان ہے لیکن ہم یہ نہیں مانتے کہ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام اللہ تعالیٰ کا بیٹا ہے۔ مانتے ہیں؟ یہ کون مانتا ہے؟ یہ وہ مانتے ہیں، وہ یہ کہتے کہ آپ بھی ہماری طرح مانو پھر ہم مانیں گے کہ آپ سیدنا عیسیٰ علیہ الصلاۃ والسلام کو مانتے ہو جیسا کہ یہ اہل بدعت سارے یہ کہتے ہیں۔ وہ یہ چاہتے ہیں کہ ہم شریعت کو اس عینک سے دیکھیں جیسے کہ ان کی کالی عینک ہے ہر طرف سے اندھیرا ہی اندھیرا ہے تاریکیاں ہی تاریکیاں ہیں، یہ نہیں ہو سکتا کبھی!

الحمد للہ ہمارا منہج بالکل روشن ہے ہمیں ضرورت نہیں ہے کہ کوئی کالی یا نیلی عینک پہننے کی ہم حق کو سمجھتے ہیں جانتے ہیں اور حق کی بات کرتے ہیں اور حق کی طرف دعوت دیتے ہیں اور صبر بھی کرتے ہیں۔

فکر نہ کریں تہمتیں آئیں گی تہمتیں آتی ہیں اور مخالفت بھی شدید ہوتی ہے پہلے بھی ہوتی رہی ابھی بھی اور ہوتی رہے گی ہمیں اس کی کوئی پرواہ نہیں ہے کوئی غرض نہیں ہے لیکن دو الگ الگ راستے ہیں ﴿وَهَدَيْنَٰهُ ٱلنَّجْدَيْنِ﴾ (البلد:10) ایک راستہ صراط مستقیم ہے، ایک راستہ صراط سقیم ہے جو صراط مستقیم سے بالکل ہٹ کر ہے۔ تو صراط مستقیم پر چلنے والے ﴿ٱلَّذِينَ أَنْعَمْتَ عَلَيْهِمْ﴾ (الفاتحہ:7) کا راستہ ہے یہ خیر کا راستہ ہے اور واللہ اس کے علاوہ جتنے بھی راستے ہیں سارے شر کے راستے ہیں۔

شیخ صاحب فرماتے ہیں "وورد ذلك في كلام كثير من الأئمة"، اور یہ لفظ الأثریہ واہل الأثر اب دیکھتے ہیں کہ یہاں پر شاہد کیا ہے، امام أبی حاتم الرازی رحمہ اللہ یہاں پر کیا فرماتے ہیں؟ "أهل الأثر مثل أبي عبد الله أحمد بن حنبل" کیا فرمایا؟ اہل الأثر فرمایا (اہل السنۃ یا اہل الحدیث نہیں فرمایا)۔ لفظ کیا تھا؟ اہل الأثر۔ پھر یہاں پر "وعلامة أهل البدع الوقيعة في أهل الأثر" یہاں پر بھی اہل الأثر کا لفظ بیان کیا گیا ہے۔ تو اہل الأثر ثابت ہے بہترین زمانوں میں ثابت ہے۔

"وورد ذلك في كلام كثير من الأئمة"(اور یہ صرف اس ایک سلفی عالم یا سلف میں سے عالم کی بات نہیں ہے جو اہل الأثر کا ذکر کثرت سے کیا کرتے تھے ان کے علاوہ بھی بہت سارے ایسے امام موجود تھے جو اہل الأثر کا ذکر کیا کرتے تھے کثرت سے)"مثل"(اس کی مثال)"أبي نصر السجزي وابن تيمية والسفاريني وغيرهم من أهل العلم"(اوران کے علاوہ بھی اہل علم میں سے)"وسموا بذلك نسبة إلى الأثر"((یہ نسبت کیوں ان کی طرف ہے یعنی أہل الأثر کیوں کہا گیا یہ نسبت کس چیز کی طرف ہے؟ أثر کی طرف یا أثر کی وجہ سے"نسبة إلى الأثر")۔

أثر کسے کہتے ہیں؟ حدیث کا مترادف ہے۔ أثر اور حدیث، مصطلح الحدیث میں آپ کو یاد ہوگا الخبر، الأثر، الحدیث یہ سارے جو ہیں یہ مترادف ہیں یعنی ایک جیسے الفاظ ہیں تفصیل میں تھوڑا سا فرق سامنے آتا ہے اگر مطلقاً بیان کیا جائے تو پھر وہی ہے۔

"وفي الإصطلاح"(اصطلاح میں)"الأثر ، مرادف للحديث"((شیخ صاحب فرماتے ہیں) کہ اصطلاح میں یعنی علماء اہل سنت والجماعت نے اس چیز پر اتفاق کیا ہے ان کی صلح ہوئی)۔ کس چیز پر؟ کہ "الأثر، مرادف للحديث" کہ أثر مرادف ہے سیم(same) وہی معنی رکھتا ہے جو حدیث کا ہے یہ دو مختلف نام ہیں ایک چیز کے)۔

"ومعنى أهل الأثر"((اب الأثر کا معنی جان لیا نا) اب أہل الأثر کا کیا معنی ہے)"ومعنى أهل الأثر كما يقول السفاريني" (جیسا کہ امام سفارینی رحمہ اللہ علیہ فرماتے ہیں)"أي الذين إنما يأخذون عقيد تهم من المأثور عن الله جل شأنه في كتابه" (یہ وہ لوگ ہیں جو اپنا عقیدہ لیتے ہیں)۔ کہاں سے لیتے ہیں؟"من المأثور"(جو موجود اور مأثور ہیں)۔ کہاں سے؟"عن الله جل شأنه في كتابه"(قرآن مجید سے)"أو في سنة نبی صلى الله عليه وسلم"(یا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سنت میں سے)"أو ما ثبت وصح عن السلف الصالح"(یا جو صحیح ثابت ہوا سلف صالحین میں سے)۔ کون سلف الصالحین؟"من الصحابة الكرام"(صحابہ کرام میں سے)"والتابعين لهم الفخام"(اور جو عظیم تابعین ان کے بعد میں آئے (آخر تک))

"وهذا بمعنى "أهل السنة" في إطلاق السلف"(اور یہ معنی ہے اہل سنت کا جب سلف کا اطلاق کیا جاتا ہے)۔

"رابعا"(چوتھے نمبر پر)"الفرقة الناجية"(چوتھا نام اہل سنت والجماعت کا الفرقۃ الناجیۃ ہے)۔اس سے کیا مراد ہے؟" أي الناجية من النار"(یہ وہ فرقہ جو نجات حاصل کر چکا ہے یا نجات پانے والا فرقہ)۔ کس چیز سے نجات؟"أي الناجية

من النار ”(جہنم کی آگ سے نجات پانے والا فرقہ)۔ کس نے کہا؟“ حيث استثناها النبي صلى الله عليه وسلم لما ذكر الفرق ”(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جب فرقوں کا ذکر کیا تو اس فرقے کو وہاں سے مستثنیٰ کر دیا نکال دیا(یعنی سارے کے سارے فرقے جہنم میں سوائے اس ایک فرقے کے))“ وَقَالَ، كُلُّهَا فِي النَّارِ إِلَّا وَاحِدَةً ”(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ سارے کے سارے جہنم میں سوائے ایک فرقے کے)“ يعني ليست في النار ”(یعنی یہ ایک فرقہ جہنم میں نہیں جائے گا)۔

لفظ الفرقۃ الناجیۃ بعض لوگ سمجھتے تھے کہ حدیث کا لفظ ہے فرقۃ الناجیۃ۔ حدیث کا لفظ یہ نہیں ہے فرقۃ الناجیۃ یہ کہاں سے لیا گیا ہے؟ یہ حدیث کے مفہوم سے لیا گیا ہے۔ کیا مفہوم ہے؟ کہ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ میری امت کے تہتّر فرقے بنیں گے بہتّر فرقے جہنم میں سوائے ایک فرقے کے کون سا فرقہ؟“ عَلَى مَا أَنَا عَلَيْهِ وَأَصْحَابِي ”۔ تو إلا واحدۃ سے مراد ایک فرقہ جو جہنم کی آگ سے نجات حاصل کرے گا، اسے کہتے ہیں الفرقۃ۔ فرقہ تو ہے “سَتَفْتَرِقُ أُمَّتِي ”فرقہ ہے کہ نہیں؟ فرقے کا لفظ کہاں سے آیا؟ اسی حدیث کے منطوق سے آیا۔ ناجیۃ کا لفظ کہاں سے آیا؟ اس کے مفہوم سے آیا۔“ إِلَّا وَاحِدَةً ”سلف نے نہیں کہا یہ حدیث کا لفظ ہے، الفرقۃ الناجیۃ حدیث کا لفظ ہے حدیث سے اُخذ کیا گیا ہے علماء نے اسے اُخذ کیا ہے اسے فرقۃ الناجیۃ بھی کہتے ہیں۔

“قال الشيخ حافظ حكمي رحمه الله في معارج القبول ”، شیخ حافظ حکمی (رحمۃ اللہ علیہ) جو اہل سنت اور سلفی علماء میں سے بڑے پائے کے عالم تھے اور کمسنی میں ہی یعنی چالیس سال سے زیادہ عمر نہیں تھی غالباً اُن کی وفات پا گئے تھے (رحمه الله رحمة واسعة) اور جنوب میں سعودی عرب کا جو جنوبی حصہ ہے اس میں بڑے عالم تھے ان کی بڑی معروف پیاری کتاب ہے معارج القبول، سلّم الوصول کی شرح ہے بڑی پیاری کتاب ہے اس میں فرماتے ہیں“ وقد أخبر الصادق المصدوق ”(اللہ تعالیٰ کے پیارے پیغمبر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم الصادق المصدوق نے خبر دی)“ أن الفرقة الناجية ”((فرقہ ناجیۃ کون ہیں) بے شک فرقہ ناجیۃ یہ ہیں)“ هم من كان ”(یہ وہ لوگ ہیں)۔ کس چیز پر تھے؟“ على مثل ما كان عليه هو وأصحابه ”(جس چیز پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود تھے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے صحابہ تھے)۔ تو یہ نام اس حدیث سے لیا گیا ہے۔

"خامسا" (پانچویں نمبر پر) "الطائفة المنصورة"۔اور یہ حدیث پہلے بیان کر چکا ہوں میں تہتّر فرقوں والی حدیث جو ترمذی میں بھی ہے صحیح سند کے ساتھ۔ "خامسا، الطائفة المنصورة" یہ نام (پانچواں نام) طائفۃالمنصورۃ کہاں سے آیا ؟ "وهذه التسمية مأخوذة من قوله صلى الله عليه وسلم في حديث المغيرة بن شعبة رضي الله عنه" یہ نام حدیث سے لیا گیاہے۔کون سی حدیث ؟ "لَا تَزَالُ طائِفَةٌ مِنْ أُمَّتِي ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ"۔

"لَا تَزَالُ" (ہمیشہ رہے گا) "طائِفَةٌ" (ایک چھوٹا سا گروہ طائفہ (فرقہ بھی ہے طائفہ بھی ہے))۔طائفہ فرقے سے کم معنی میں آتا ہے طائفہ ایک شخص بھی ہو سکتا ہے۔ "مِنْ أُمَّتِي" (میری امت میں سے) "ظَاهِرِينَ" (جو ظاہر ہوں گے غالب ہوں گے) "حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ" ((کب تک ؟) جب تک کہ اللہ تعالیٰ کا حکم نہیں آئے گا "اُمر")۔کس چیز کا؟تا قیامت (سبحان اللہ) "وَهُمْ ظَاهِرُونَ" (وہ اسی طریقے سے ظاہر اور غالب رہیں گے)۔

ایک روایت میں حَق بھی آیا ہے بعض روایات میں یوں آیا ہے ،ایک روایت میں "ظَاهِرِينَ عَلَى الْحَقِّ" ہے مختلف روایات ہیں اور بعض روایات میں اس کے علاوہ بھی ہے، بعض روایات میں قتال کا لفظ بھی ہے ،تو مختلف روایات ہیں ان میں سے ایک روایت شیخ صاحب نے لی ہے جو سیدنا مغیرہ بن شعبہ کی روایت ہے (رضی اللہ تعالیٰ عنہ)۔

یہ لفظ تو ہے طائفہ کا "طائِفَةٌ" "منصورۃ کہاں سے آیا ہے؟ مفہوم کس لفظ سے لیا گیا ہے؟ "ظَاهِرِينَ حَتَّى يَأْتِيَهُمْ أَمْرُ اللهِ وَهُمْ ظَاهِرُونَ" "ہمیشہ رہیں گے کہ نہیں؟ ظاہر غالب کو کہتے ہیں اور غالب منصور ہوتا ہے کہ نہیں؟ اللہ اکبر۔

"سادسا" (چھٹا نام) "السّلفية أو السّلفيون"۔اور یہ ہمارا موضوع ہے۔کتاب کا نام کیا ہے؟ کن سلفیاً علی الجادۃ۔ابھی مقدمے چل رہے ہیں تو چھٹا نام ہے "السّلفية أو السّلفيون"۔جیسا کہ پہلے نام بغیر کسی وجہ کے نہیں تھے تو یہ نام بھی بغیر وجہ کے نہیں ہے، جیسے پہلے نام کے دلائل تھے شرعی نام تھے تو یہ نام بھی شرعی نام ہے۔ "نسبة للسلف" ((سلفیہ، سلف کس کی طرف نسبت ہے؟) سلف کی طرف نسبت ہے) "والسلف في اللغة" (لغت میں سلف کہتے ہیں) "جمع سالف" (سالف کی جمع ہے) "والسالف" سالف کسے کہتے ہیں؟ "المتقدم" (جو پہلے گزر چکا جو پہلے گزر گیا) "والسلف" (اور سلف کون ہیں) "الجماعة المتقدمون" (وہ جماعت جو پہلے گزر چکی ہے) "ومنه قوله عزوجل" (اور اس میں سے اللہ تعالیٰ کا یہ فرمان

ہے)﴿فَجَعَلْنٰهُمْ سَلَفًا وَّمَثَلًا لِّلْاٰخِرِيْنَ﴾(الزخرف:56) (اور ہم نے ان کو بنایا ہے) ﴿سَلَفًا﴾(گزرے ہوئے لوگ)﴿وَّمَثَلًا﴾ (اور مثال)﴿لِّلْاٰخِرِيْنَ﴾ (بعد میں آنے والے لوگوں کے لیے(اُن کے لیے عبرت بنایا ہے))۔

"قال البغوي في تفسيرها"(امام بغوی رحمۃاللہ علیہ اس کی تفسیر میں فرماتے ہیں(اس آیت کی تفسیر میں سورۃ الزخرف آیت نمبر 56 کی تفسیر میں))"والسلف""سلف کون ہیں؟""من تقدم من الآباء"(جو لوگ گزر چکے ہیں آباءاجداد میں سے آباء میں سے والدوں میں سے)" فجعلناهم متقدمين"(ہم نے ان کو متقدمین بنادیا) "ليتعظ بهم الأخرون "(تاکہ جو بعد میں آئے ہیں ان کی اولاد میں سے وہ عبرت حاصل کریں اپنے ان باپوں کی بداعمالیوں سے جو غلط کام وہ کر چکے تھے(اُن سے عبرت حاصل کریں اور ویسا کام نہ کریں))۔

"وقال ابن الأ ثير"(اور ابن اُثیر رحمۃاللہ علیہ نے فرمایا)"سلف الإنسان"(انسان کا سلف کون ہے)"من تقدمه بالموت"(جو موت کی وجہ سے اُن سے پہلے گزر چکا)"من آبائه"(اس کے آباء میں سے)"وذوي قرابته" (رشتے داروں میں سے)"ولهذا سمي الصدر الأوّل من التابعين السلف الصالح"(اور اس لیے جو صدر اوّل ہیں تابعین میں سے ان کو سلف صالح کہا گیا)۔"هذا في اللغة"(یہ لغت کے اعتبار سے ہے)"وأما في الإصطلاح" (اصطلاح کے اعتبار سے)۔

تابعین کیوں کہا؟ کیونکہ ان سے پہلے جو صحابہ تھے ان سے پہلے جو لوگ تھے وہ ان کے سلف ہیں، یہ لغت کے اعتبار سے فرمارہے ہیں کوئی یہ نہ سمجھے کہ صحابہ کرام کو انہوں نے خارج کر دیا ہے اس لیے کہتے ہیں"وأما في الإصطلاح" (اصطلاح میں یعنی علماء نے جمع ہو کر اس مفہوم کو یا اس معنی کو بیان کیا ہے(سلف کے معنی کو))"فما المقصود بالسلف الصالح"(سلف الصالح سے کیا مقصود ہے)"وما منهجهم في العقيدة"(ان کا منہج کیا ہے عقیدے میں)"وما أبرز صفات

منهجهم''(اوران کی منہج کی صفات کی کیا بڑی بڑی خوبیاں ہیں)''هذا ما سنعرفه إن شاء الله في الدروس التالية''(یہی ان شاءاللہ جانیں گے اگلے دروس میں)۔

یعنی دروس کی ابتداء اگلے درس سے ہوگی ان شاءاللہ کہ سلفیت کیا ہے کسے کہتے ہیں، کن سلفیاً علی الجادۃ کا اصل درس ان شاءاگلے درس سے شروع ہوگا(واللہ أعلم)۔

سُبْحَانَكَ اللَّهُمَّ وَبِحَمْدِكَ، أَشْهَدُ أَنْ لا إِلهَ إِلَّا أَنْتَ أَسْتَغْفِرُكَ وَأَتُوبُ إِلَيْكَ

یہ رسالہ ڈاکٹر مرتضی بن بخش(حفظہ اللہ)کے آڈیو درس(12: کن سلفیاً علی الجادۃ)سے لیا گیا ہے۔ سبق لسانی اور تعبیر کی غلطی کو درست نہیں کیا گیا ہے۔ قارئین کرام سے گزارش ہے کہ اگر کوئی اور غلطی نظر آئے تو ضرور آگاہ کریں اور اس خیر کے کام میں شامل ہو جائیں۔